لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

غیرت یا سیاہ کاری کے نام پر قتل، اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے تناظر میں

آئین پاکستان کے آرٹیکل ۹ کے تحت انسانی زندگی اور اس کی آزادی کی ضمانت ان الفاظ میں دی گئی ہے کہ کسی بھی شخص کو بلا قانونی کاروائی کے اس کو زندگی یا آزادی سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۰۰ کے تحت جو شخص کسی کو ہلاک کرنے کی نیت سے یا جسمانی ضرر پہنچانے کی نیت سے کوئی ایسا فعل سرانجام دے جس سے اس کی موت واقع ہو جائے تو ایسا شخص قتل عمد کا مرتکب کہلائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بلا سبب قتل انسانی سب سے بڑا جرم اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ انسانی زندگی کو نہ صرف قانون بلکہ قرآنی احکامات کے تحت بھی محترم قرار دیا گیا ہے اور بلا سبب قتل انسان کو قتل انسانیت کہا گیا ہے۔ غیرت کے نام پر قتل بھی انہی جرائم میں شامل ہے جن پر ہماری اعلیٰ عدالتوں نے نہ صرف ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے بلکہ رائج الوقت قانون کے تحت قابل مواخذہ جرم قرار دیا ہے۔

اس ضمن میں چند اہمیت کے حامل فیصلہ جات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ عدالت عظمیٰ (Supreme Court) کا ایک حالیہ فیصلہ بعنوان محمد اکرم خان بنام ریاست مطبوعہ (PLD 2001 SC 96) قابل ذکر ہے۔ اس مقدمہ میں استغاثہ کے مطابق ملزم نے رائفل سے فائر کر کے مقتول کو قتل کر دیا۔ ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری یہ موقف اختیار کیا کہ مقتول کے ماموں زاد کے اس کی بہن کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے جو کہ وقوعہ کے روز اس نے اپنی بہن کو کھیتوں کے پاس مقتول سے باتیں کرتے دیکھا اس کا خیال تھا کہ مقتول اپنے ماموں زاد کا پیغام اس کی بہن کے لئے لایا ہے یا وہ اغوا کرنے آیا ہے اس پر غیرت کے زیر اثر اس نے مقتول پر فائر کر دیا اور گھر جا کر واقعہ اپنے والد کو بتایا جس نے اسے پولیس کے سامنے پیش کر دیا۔ سیشن جج نے ۲۸۔۵۔۸۸ کو ملزم کو سزائے موت سنائی جس کے خلاف ملزم نے عدالت عالیہ (High Court) میں اپیل دائر کی جو خارج کر دی گئی۔ عدالت عظمیٰ میں یہی مقدمہ بطور اپیل دائر کیا گیا جس پر عدالت عظمیٰ نے عدالت عالیہ کا فیصلہ بحال رکھتے ہوئے ملزم کی بیان کردہ کہانی بابت قتل بوجہ غیرت تسلیم نہ کیا اور قرار دیا کہ کسی کو بھی قانونی اور اخلاقی لحاظ سے یہ حق نہیں کہ وہ غیرت کے نام پر قانون اپنے ہاتھ میں لے لے۔ مزید برآں کہ قانون یا مذہب غیرت کے نام پر کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا ایسا عمل قابل نفرت جرم اور آئین کے بنیادی تقاضے کے خلاف ہے جس کے مطابق کسی انسان کی جان، جائداد یا آزادی کو ماسوائے قانونی عمل کے سلب نہیں کیا جا سکتا۔ آخر میں عدالت عظمیٰ نے قرار دیا کہ اس مقدمہ میں غیرت کا دفاع سزا میں کمی کا سبب بھی قرار نہیں دیا جا سکتا اور مقدمہ کی سزا موت بحال رکھی گئی۔

اسی قسم کے واقعات سے متعلق ایک اور مقدمہ بعنوان عبدالظہیر بنام ریاست مطبوعہ 2000 SCMR 406 میں اگرچہ معاملہ براہ راست سیاہ کاری سے متعلق نہیں تھا تاہم عدالت عظمیٰ (Supreme Court) کے ۷ فاضل جج صاحبان نے سیاہ کاری کے ضمن میں لئے گئے طیش کے عذر کو بطور دفاع رد کر دیا خاص طور پر ایسے مقدمات میں جس میں بیوی، بہن یا دیگر کسی خاتون رشتہ دار کا قتل اس کے مرد رشتہ دار کے ہاتھ سے ہوا ہو اور جس کو سیاہ کاری کے الزام میں قتل کیا ہو عدالت عظمیٰ نے اس مقدمہ میں ملزمان کی ماتحت عدالت سے دی گئی ۱۴ سال کی سزا کو بڑھا کر عمر قید سخت میں

تبدیل کردیا۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں تحریر کیا کہ اسلامی قوانین کے تحت فوری اشتعال کا دفاع یا غیرت کا دفاع قاتلوں کو میسر نہیں ہے ما قبل اسلام خواتین کو ملکیت کے طور پر سمجھا جاتا تھا، اسلام نے خواتین کو مردوں کے برابر مساوی حیثیت دی۔ آیت نمبر ۳۶ سورۃ الحزاب اور آیت نمبر ۲۲۸ سورۃ البقرۃ میں اس بات کو بالکل واضح کیا گیا ہے کہ خواتین اپنے حقوق میں مردوں کے مساوی ہیں۔ اسلام نے میاں بیوی میں علیحدگی کی اجازت انتہائی استثناء کی حالت میں دی ہے مرد اپنی بیوی کو محض شک کے بناء پر کہ وہ بدکار قرار نہیں دے سکتا۔ شوہر کو اس کا بدکار ہونا ثابت کرنا پڑے گا اور چار گواہان جو کہ تزکیہ الشہود پر پورا اترتے ہوں، کے ذریعے الزام ثابت کرنا پڑے گا۔ ایک صحابیؓ نے اپنا مقدمہ حضورؐ کے پاس پیش کیا آپؐ نے صحابیؓ سے فرمایا کہ الزام کو ثابت کرنے کے لئے ۴ گواہ پیش کریں بصورت دیگر صحابیؓ پر از خود حد لاگو ہو سکتی ہے۔ جس پر صحابیؓ نے عرض کیا کہ اس کے پاس الزام ثابت کرنے کے لئے ۴ گواہ تو نہیں لیکن وہ اللہ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ اس نے سچ کہا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اس کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:۔

جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں ہیں۔(۶)

اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔(۷)

اور اس عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ یقیناً اس کا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے۔(۸)

اور پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو۔(۹)

عدالت عالیہ بلوچستان کا ایک حالیہ فیصلہ مقدمہ بعنوان محمد خان بنام ریاست و دیگر مطبوعہ (2001 PCrL 1766) اپنی نوعیت کے اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے استغاثہ کے مطابق ملزم نے غیرت کے نام پر دو قتل کئے تھے جس میں ملزم نے اپنی بیوی اور دوسرے شخص کو قتل کیا تھا۔ بیوی کی لاش گھر کے اندر پائی گئی تھی جبکہ دوسرے شخص کی لاش گھر سے باہر کالج کے احاطے کے اندر پائی گئی تھی جہاں مقتول چوکیدار تھا۔ فاضل جج صاحبان نے اپنے فیصلے میں مولانا تقی عثمانی کے اس فیصلے پر انحصار کیا جو کہ مقدمہ بعنوان وفاق بنام گل حسن مطبوعہ (1998 PLD SC 633) میں درج ہے۔ عدالت عالیہ نے مولانا تقی عثمانی کے جس اقتباس پر انحصار کیا اس کے مطابق کسی خاتون کو مارنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے ہم اسلام کے لئے اپنی محبت کو اظہار کرتے ہیں اور اس کے اطلاق کی بات بھی کرتے ہیں لیکن ہم خواتین کے معاملے میں قرآن و سنت کے واضح احکامات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ درجنوں معصوم خواتین کا غیرت کے نام قتل کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو دور جاہلیت میں ختم کر ڈالا اور اسی لئے اسلام کے ابتدائی ادوار میں اس قسم کے واقعات کا اندراج نہیں ہوا۔ آخر میں فاضل جج صاحبان اس نتیجے پر پہنچے کہ ملزم نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ایک قتل کرنے کے بعد اپنی بیوی کا قتل بھی کر ڈالا تا کہ اس کو غیرت کا نام دے سکے۔ عدالت کے فیصلے کے مطابق بالفرض ایسا ہوا بھی ہو تب بھی غیرت کے نام پر قتل کرنے کی گنجائش ملکی قوانین میں اور نہ ہی اسلامی قوانین میں ہے اور نہ اس قسم کے نام نہاد رسم و رواج کی معاشرے میں اجازت ہونی چاہیے۔ عدالت نے سیشن کورٹ کی عمر قید کی سزا کو سزائے موت میں تبدیل کردیا۔

اسی طرح عدالت عالیہ لاہور نے اپنے ایک حالیہ فیصلے میں کرمنل اپیل نمبر ۹۷ر۱۹۹۹ء بعنوان ریاست بنام

عبدالحمید میں ملزم کو دی جانے والی عمر قید کی سزا بڑھا کر سزائے موت میں تبدیل کر دیا۔ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ اس لحاظ سے بھی قابل تحسین ہے کہ اس کی نظر میں کسی انسان کو غیرت کے نام پر قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ واقعات مقدمہ کے مطابق مقتول نے اپنی ۱۴ سالہ بھانجی اور اسی گاؤں کے رہنے والے ۱۸ سالہ نوجوان کو ناجائز تعلقات کے شک کی بناء پر قتل کر دیا تھا اور بیان کیا کہ وہ دونوں کو کپاس کے کھیت میں قابل اعتراض حالت میں دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا اور اس نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ جبکہ عدالت اس امر کے پیش نظر کہ مقتولین کی لاشیں نہ صرف یہ کہ چار پانچ گز کے فاصلے پر پڑی تھی بلکہ ان کے پوشیدنی پارچہ جات بھی جسم پر موجود تھے مقتول کے بیان کردہ طیش بہ بنائے غیرت کو مسترد کر دیا۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر II

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

فون نمبر 051-9209412, 9220483

فیکس نمبر 051-9214416

ای میل ljcp@ljcp.gov.pk